# مولانا اصغر علی ربانی کی آسان تفسیر القرآن کے منہج واسلوب کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of the Format and Style of Maulana Asghar Ali Rabbani's Simple Tafsir of the Qur'an

**Hafiz Muhammad Akbar Ali**
*PhD Scholar, Department of Islamic Studies,*
*Superior University Lahore, Punjab, Pakistan*
*Email: hakbarali500@gmail.com*
**Dr Hafiz M. Mudassar Shafique**
*Assistant Professor, Faculty of Social Sciences,*
*Department of Islamic Studies, (CAKCCIS), Superior University, Lahore*
*Email: mudassar.shafique@superior.edu.pk*
**Hafiza Attiqa Shehzadi**
*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, GCU Faisalabad*
*Email: atiqarazzaq65@gmail.com*

## Abstract
Moulana Asghar Ali Rabbani is an authentic and religious scholar.He completed his education at Dar-ul-aloom, Qasim ul- aloom in Multan Continuing his teaching process, he come to Dar-ul-aloom Karachi and served Islam till the last breath. Along with teaching, he also did some written work. He wrote books on Hadith, Tafseer and fiqa. He narrated all problems of tafseer in an easy way. The method/style of tafseer is easy and simple. First of all, the topic of Ayat, then word to word translation. The explanation of difficult words are described in simple and easy words in the tafseer. Grammer are described in simple way. He has also used either Tafaseer and Hadith Books. In this Tafseer, Difficult words are described and explained grammatical. The religious services of Moulana Asghar Ali Rabbani are worth-praising. He has written many books. But the books Asaan Tafseer ul- Quran and Jamai- Termizi-w-Al mazahib Hanfi got much frame. Other scholars have also commented on these books. His other books are also worth-praising. His style is easy to comprehend. He has narrated first of all, Topic of Ayat, word to word and Translation, Introduction of Surah, and summary it help from basic and secondary bibliography is taken in tafseer.
**Keywords**: tafseer, method, analysis, style, study

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دین و دنیا کی فلاح وکامیابی اور رشد و ہدایت کا ایک جامع ترین دستور قرآن مجید کی شکل میں نازل فرمایا ہے۔ جس میں ہر زمانہ، ہر نسل اور ہر طرح کے

حالات کی رہنمائی موجود ہے۔ جس طرح حضور علیہ السلام علی ایم کو تمام انبیائے کرام کے فضائل و کمالات کا مجموعہ بنایا ہے اسی طرح قرآن مجید کو پہلی تمام آسمانی کتابوں کا اور علوم الہی کا خلاصہ اور لازوال خزانہ بنایا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت قیامت تک جاری وساری ہے اس طرح قرآن مجید کی رہنمائی بھی قیامت تک کی انسانیت کے لئے جاری وساری ہے۔ عہد نبوی ملی پیام سے لیکر آج تک قرآن کی خدمت جن جن شکلوں میں انجام دی گئی ہے وہ صرف آسان اور عام فہم بنانے کی کوشش ہے۔ اس بات میں قطعا کوئی مبالغہ نہیں کہ قرآن مجید کے متعلق جتنا کچھ لکھا گیا ہے اتنا کسی اور کتاب یا موضوع پر نہیں لکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ اتنے جامع، وسیع المعنیٰ سے اس قدر بھرپور ہیں کہ کسی زبان میں بھی اس کی ترجمانی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ لہذا قیامت تک کے علماء کاملین قرآن مجید کی تفسیر کے انتہائی مشکل کام میں اپنی زندگیاں لگا کر اس کے اعجاز و کمال کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ اسی طرح آسان تفسیر القرآن کے مفسر مولانا اصغر علی ربانی جامعہ دار العلوم کراچی کے عظیم اساتذہ میں سے ہیں۔ یہ تفسیر آسان تفسیر القرآن مولانا اصغر علی ربانی کی 17 سال کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

## مولانا اصغر علی ربانی کے اساتذہ کرام:

1۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب

2-صدر مفتی حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتانی

-3-صدر المدرسین حضرت مولانا علامہ محمد شریف صاحب کاشمیری

4۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا صدیق احمد فیصل آبادی صاحب

5۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب

6۔ حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب

7۔ حضرت مونا محمد اسحق کوہائی صاحب

8۔ حضرت مولانا سید ابو ذر عطاء المنعم بخاری صاحب

9۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ملتانی

10۔ حضرت مولانا عتیق الرحمن صاحب (محمود کوئی)

11۔ حضرت موسیٰ خان صاحب روحانی بازی [1]

## آسان تفسیر القرآن:

ہر تفسیر کی اپنی ایک امتیازی خصوصیت ہوتی ہے جس میں کوئی دوسری تفسیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دنیا میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں کوئی ان چیزوں کا محتاج ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔ اسی طرح بہت سے کلمات ایسے ہوتے ہیں جنہیں ایک مصنف اختیار کرتا ہے، دوسرا اس کو لائق التفات ہی نہیں جانتا۔ مولانا اصغر علی ربانی نے قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی وہ تفسیر ربانی کے نام سے مشہور ہے جبکہ اس کا پورا نام (آسان تفسیر القرآن، تفسیر ربانی) ہے۔ یہ تفسیر قرآن مجید کی سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک مکمل تفسیر ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی نے اس تفسیر "آسان تفسیر القرآن" کا آغاز 1998ء میں کیا۔ یہ تفسیر مولانا اصغر علی ربانی نے خود مکمل کی۔ مولانا اصغر علی ربانی نے ایک طویل تجربہ کے بعد یہ محسوس کیا کہ عوام اردو تفاسیر سے مکمل فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ صرف علماء اور طلباء ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تفسیریں اردو میں ہونے کے باوجود عوام کے لئے اس لئے قابل فہم ہیں کیونکہ ان میں عربی اور فارسی الفاظ اور محاورے ہیں جو عوام کی عام گفتگو میں بالکل ناپید ہیں۔ مختصر یوں کہہ لیجیے کہ یہ تفسیریں علماء کی اردو زبان میں ہیں عوام کی اردو زبان میں نہیں ہیں۔ مولانا اصغر علی نے عوام کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "آسان تفسیر القرآن" کے نام سے آسان لفظوں میں ایک تفسیر کی کتاب ترتیب دینا شروع کر دی۔ یہ تفسیر دس 1 جلدوں میں الحمد للہ 1437ھ بمطابق 2016ء میں مکمل ہوئی۔

## آسان تفسیر القرآن کا منہج:

قرآن مجید کی تفسیر کرنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں کیونکہ اس میں مہارت تامہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلاف کا یہی طریقہ تھا کہ جب بھی وہ تفسیر لکھنے کا ارادہ کرتے تو اس میں مکمل مہارت حاصل کرتے کیونکہ جب تک تمام فنون متعلقہ میں مہارت حاصل نہ ہو تب تک قرآن حکیم کی تفسیر کرنا نہ صرف یہ کہ جائز نہیں بلکہ ممکن ہی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلام اللہ ہے اور کلام اللہ کو سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا آسان کام نہیں۔ البتہ علوم ضرور یہ کہ ساتھ اگر اللہ تعالی کا فضل نصیب ہو جائے تو پھر ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی ان علمائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کی اصل مشاد مراد کو واضح فرمایا ہے۔ آسان تفسیر القرآن اردو زبان میں لکھی گئی تفسیر ہے۔ اس تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی نے عقائد توحید، رسالت، انبیاء کے معجزات، گزشتہ اقوے حالات زندگی، انبیائے کرام کا انداز تبلیغ، معاشرتی مسائل، انبیائے کرام کی سیرت و کردار اور مختلف موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی نے تفسیر لکھتے ہوئے سب سے پہلے آیت کا عنوان لکھا ہے اس کے بعد اس آیت کا لفظی اور با محاورہ ترجمہ لکھا ہے۔ ترجمہ لکھنے کے بعد اس آیت کے معانی اور تفسیری

مفہوم کو بیان کیا ہے۔ اس تفسیر کو لکھنے میں دوسری تفاسیر سے بھی راہنمائی لی گئی ہے جن تفاسیر سے آسان تفسیر القرآن لکھنے میں مدد لی گئی ہے ان میں سے چند تفاسیر کے نام درج ذیل ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تفسیر مظہری، تفسیر بیضاوی، تفسیر قرطبی، تفسیر روح المعانی) آیات کے سبب نزول اور شان نزول کی بھی وضاحت فرمائی ہے۔ تاکہ آیات کے معانی و مفہوم بآسانی سمجھ میں آسکے۔ آسان تفسیر القرآن میں عام طور پر تفصیل سے لکھنے سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اگر کسی جگہ ضرورت محسوس ہوئی تو اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

## منہج:

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا [2]

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کو ہم نے الگ الگ دستور اور راستہ دیا

ہم نے انسان کو جس طرح چاہے رہنے سہنے کا اختیار دے دیا ہے اس نے اپنے آپ کو فرقہ بندی میں مبتلا کر لیا ہے اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے راستے اور قانون بنالئے ہیں کیونکہ ہمیں دیکھنا ہے کہ ان میں کون ہے جو سیدھا راستہ اختیار کرتا ہے۔[3]

## لفظی تحقیق:

"نہج" کا معنی راستہ ہے اس سے منہاج بھی آتا ہے۔ اس کے لئے دوسرا لفظ مذہب یا طریقہ ہے، یعنی شریعت کا ایک خاص راستہ عربی زبان میں منہج ایسے راستے کو کہتے ہیں جس میں وضاحت، ظہور اور یکسانیت ہو اور ایسے قواعد کو کہتے ہیں جو علمی مطالعہ کی کسی بھی محنت کو مضبوط اور مستحکم کر دیتے ہیں۔ عربی زبان کے قواعد تفسیر، فقہ اور عقیدہ کے اصول منہج کہلائیں گے کیونکہ یہ علوم اسلام کا مطالعہ اور اسلام کے اصولوں کو منضبط اور مرتب کر دیتے ہیں۔ منہج نہ صرف علم کی حفاظت کرتا ہے بلکہ اس کا میدان بھی کشادہ کر دیتا ہے اس کی وجہ سے مطلوب کی موضوعات کی حقیقت تک رسائی ہو جاتی ہے۔

## اشاعت:

آسان تفسیر القرآن کی طبع اول باہتمام، عبید الرحمن ربانی ذی الحج 1439ھ بمطابق اگست 2018ء میں ہوئی۔ مکتبہ ربانیہ کورنگی کراچی سے آسان تفسیر القرآن کی تصحیح و طباعت کی گئی۔ مولانا اصغر علی ربانی نے "آسان تفسیر القرآن" کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے۔ جس میں اپنے آباؤ واجداد، اپنے حالات زندگی اور اپنی تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ اس تفسیر میں مولانا کے اساتذہ، ہم درس ساتھی، طلباء، اور وہ مدارس جہاں سے مولانا اصغر علی ربانی نے تعلیم حاصل کی ہے۔ تفسیر کے مقدمہ میں خاص خاص پیغمبروں (حضرت آدم علیہ السلام،

حضرت وح علیہ السلام، حضرت حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام ،حضرت لوط علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عزیز علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ سلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر کیا ہے۔ مقدمہ میں خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے فضائل اور سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔

تفسیر کے مقدمہ میں تفسیر کے قارئین کے لئے عربی زبان (سال کے مہینوں کے نام، ہفتہ کے دنوں کے نام، موسموں کے نام، رشتہ داروں کے نام، جانوروں کا نام) میں درج کئے ہیں۔ وحی اور اس کی اقسام بیان کرتے ہوئے نزول وحی کے طریقے بھی بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ اس تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی نے تاریخ نزول قرآن، مکی مدنی سورتوں کی خصوصیات اور تجوید و قرات کے صول وضوابط کو بڑے سے احسن طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ علم تفسیر کے بنیادی ماخذ اور علم حدیث کی اقسام کو بھی بیان کیا گیا ہے مولانا اصغر علی ربانی آسان اور مختصر الفاظ میں قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہیں۔ ایک آیت کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے کئی آیات کو پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں صحابہ کرام، تابعین اور آئمہ کرام کے اقوال کو درج کرتے ہیں۔ اس طرح کی کئی مثالیں تفسیر میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی مثال درج ذیل ہے۔

## قرآن وحدیث سے وضاحت:

تفسیر میں موجود لفظ کی وضاحت آپ قرآن و حدیث سے کرتے ہیں۔ جس موضوع پر آیات موجود ہیں ان کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍ إِلَّا إِذَا تَنى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أَمْنِيَّتِهِ فَيُنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحكِمُ اللهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ [4]

ترجمہ، اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول اور نبی بھیجا، جب وہ بتانے لگا تو شیطان نے اس کی بات میں شبہ ڈال دیا پھر اللہ تعالی شیطان کے ڈالے ہوئے شبہے مٹا دیتا ہے، پھر اس کی باتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ تعالی جاننے والا حکمت والا ہے۔ اس کی تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی لکھتے ہیں کہ نبی کی جو ذمہ داری ہے وہ یہ ہے کہ میں تم کو تمہارے اعمال کے بارے میں خبر دوں کہ اس کے نتائج کیا ہوں اچھے ہوں گے یا برے ہوں گے اس دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فأما من ثقلَتْ مَوَازِينه (6) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ (7) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ [5]

ترجمہ، پس اوہ جس کے نیک عملوں کا پلہ بھاری ہوا، وہ اپی پسندیدہ زندگی میں ہوگا، اور جس کا نکی کا پلڑا پاک ہوا تو اس یں شیطان نے وسوسہ ڈال کر گڑبڑ کرنے کی کوشش کی، اور پھر شیطان کی طرف سے ڈالا ہوا وسوسہ بعض لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بن گیا، منافق لوگ تو اس فتنے میں مبتلا ہو جاتے تھے مگر مؤمنوں کو اللہ تعالی اس فتنے سے بچالیتا تھا۔ آپ صلی بھی نام اور آپ مرامی ریم کے صحابہ کرام کے لئے تسلی کا مضمون ہے کہ جو لوگ اللہ تعالی کی آیتوں اور ایمان والوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں، آپ ملاہی ہم ان سے گھبرائے نہیں، کیونکہ یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ اور ہر پیغمبر کو ان حالات سے گزرنا پڑا ہے۔ پہلی قومیں بھی اپنے اپنے پیغمبروں کو اسی طرح جھٹلاتی رہی ہیں، اللہ تعالیٰ نے "سورۃ الانعام" میں فرمایا:

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِي عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ [6]

اسی طرح ہم نے پیغمبر کے دشمن انسانوں اور جنوں میں سے بنائے ہیں، شیطان انسانوں میں بھی ہوتے ہیں اور جنوں میں بھی جب اللہ تعالی کا بغیر کچھ بیان کرتا ہے تو وہ اس میں دخل اندازی کرتے ہیں تاکہ پیغمبر کی بات آگے نہ چل سکے، اللہ تعالی نے فرمایا اس قسم کی دخل اندازی کی کوئی نہیں بات نہیں ہے، لہذا آپ کئی ایم ایسی رکاوٹوں سے بے پرواہ ہو کر اپنا کام کرتے جائیں کیونکہ انسان کو سیدھی راہ سے روک کر ٹیڑھی راہ پر چلانے والا شیطان ہے اور اس کا سب سے بڑا داؤ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کہتے ہیں اس بات میں اور جو قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں ان آیات کے اندر شبہے پیدا کر کے آیت کا مطلب کچھ کا کچھ کر دیتا ہے اور بہت سے لوگ شیطان کے شکنجے میں آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا واقعی یہ مطلب بھی تو ہو سکتا ہے۔ اس بات پر اللہ تعالی اپنے نبیوں پر الہام کے ذریعہ سے مطلب کو بالکل واضح کر دیتا ہے اور شیطان کے کئے ہوئے شبہے کو دور کر دیتا ہے۔

## فقہی احکام کا بیان:

مولانا اصغر علی ربانی فقہی احکام پر مشتمل آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فقہی مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں فقہائے کرام کے اقوال بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ-وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ-لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا-سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا [7]

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا

اس آیت کی روشنی میں مولانا اصغر علی ربانی نے فقہی احکام کو بیان کیا ہے کہ بیوی کے نفقہ کی مقدار میں شوہر کی حالت کا اعتبار ہو گا خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق اور جس پر رزق تنگ ہو وہ اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرے "اس آیت سے معلوم ہوا کہ بیوی کے نفقہ میں بیوی کی حالت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ شوہر کی حالت کے مطابق نفقہ دینا واجب ہو گا اگر شوہر مالدار ہے تو امیرانہ نفقہ دینا واجب ہے اگرچہ بیوی مال دار نہ ہو بلکہ تنگ دست فقیر ہو۔ اگر شوہر غریب ہے تو غریبانہ نفقہ دینا واجب ہو گا اگرچہ بیوی مالدار ہو۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔[8] پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر ضیاء القرآن "میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: "باپ کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اگر وہ خوش حال ہے تو فراخ دلی سے اپنے بچے کی رضاعت کا معاوضہ ادا کرے۔ بخل اور کنجوسی سے کام نہ لے لیکن اگر وہ مفلس ہے تو پھر بھی حسب توفیق جو وہ دے گا وہی کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا[9]

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی بابت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ موٹا کپڑا پہنتے ہیں اور ہلکی غذا کھاتے ہیں آپ نے حکم دیا کہ انہیں ایک ہزار دینار بھیجوا دو اور جس کے ہاتھ بھجوائے ان سے کہہ دیا کہ دیکھنا وہ ان دیناروں کو پا کر کیا کرتے ہیں؟ جب اشرفیاں انہیں مل گئیں تو انہوں نے باریک کپڑے پہنے اور نہایت نفیس غذائیں کھانی شروع کر دیں۔ قاصد نے واپس آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اس نے اس آیت پر عمل کیا کہ کشادگی والا اپنی کشادگی کے مطابق خرچ کرے اور تنگی ترشی والا اپنی حالت کے مطابق[10]

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ-وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ-ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔[11]

## آیت میں احکام و مسائل:

مولانا اصغر علی ربانی نے اپنی تفسیر میں فقہی اسلوب اختیار کیا ہے یعنی اگر آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کوئی شرعی مسئلہ آگیا ہے تو اس کی بھی وضاحت کر دی ہے جیسا کہ درج ذیل آیت میں آیا ہے کہ جو زمین مالک کی مشقت کے بغیر سیراب ہوتی ہے تو اس میں سے دسواں حصہ دینا فرض ہے اور جس زمین کو اس کا مالک نہر یا کنویں سے خود محنت کر کے پانی نکالتا ہے تو اس میں سے بیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔[12]

امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے نزدیک شرعی مسافر در اصل تین دن کی مسافت ہے، درمیانی رفتار سے کوئی پیدل یا اون پر جتنا سفر طے کرتا ہے وہی شرعی سفر ہے، یہ عام طور پر بارہ تا سولہ میں یومیہ ہوتا ہے کیونکہ مسافر کو آرام بھی کرنا پڑتا ہے اور زندگی کی دوسری ضرورتوں کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے اس لحاظ سے امام صاحب نے شرعی سفر کی مسافت چار برید: یعنی ارپولیس میل مقرر کی ہے، جو کہ تقریباً بہتر (72) کلومیٹر شمار کیا جاتا ہے، اور اسی پر زیادہ علمائے حنفیہ کا اتفاق ہے۔12

ما يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا وَمَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (15) [13]

ترجمہ ہماری باتوں کو وہی مانتے ہیں کہ جب ان کو وہ سمجھائی جائیں تو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑیں اور اپنے رب کی پاک ذات کو یاد کریں خوبیوں کے ساتھ اور وہ بڑے نہیں بنتے۔

جو زمین مالک کی مشقت کے بغیر سیراب ہوتی ہے اس میں سے دسواں حصہ دینا فرض ہے اور جس زمین کو اس کا مالک نہر یا کنویں سے خود محنت کر کے نکالتا ہے اس میں سے بیسواں حصہ نکالنا فرض ہے "۔[14] امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک شرعی مسافر در اصل تین دن کی مسافت ہے، درمیانی رفتار سے کوئی پیدل یا اونٹ پر جتنا سفر طے کرتا ہے وہی شرعی سفر ہے، یہ عام طور پر بارہ تا سولہ میل یومیہ ہوتا ہے کیونکہ مسافر کو آرام بھی کرنا پڑتا ہے اور زندگی کی دوسری ضرورتوں کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے اس لحاظ سے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے شرعی سفر کی مسافت چار برید: یعنی اڑتالیس میل مقرر کی ہے، جو کہ تقریباً بہتر (72) کلومیٹر شمار کیا جاتا ہے، اور اسی پر زیادہ علمائے حنفیہ کا اتفاق ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی یہاں اس مسئلے کی وضاحت کر رہے ہیں کہ اگر تلاوت کرتے ہوئے سجدے والی آیت آجائے تو سجدہ کب کرنا ہے اور اگر سجدے والی آیت کو بار بار تلاوت کرنا پڑھے تو پھر کتنی مرتبہ سجدہ کرتا ہے۔ یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ قرآن مجید میں کل کتنے سجدے ہیں۔ مولانا اصغر علی ربانی اس مسئلہ کی وضاحت بھی کر رہے ہیں سجدہ تلاوت واجب ہے قرآن کی تلاوت کرنے والے اور قرآن کی تلاوت سننے والے پر۔ یہ دونوں پر لازم ہے کہ وہ سجدہ کریں۔

ا۔ اس آیت کو ہر پڑھنے یا سننے والے مسلمان پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، اگر ایک مجلس میں ایک ہی آیت بار بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ کافی ہو گا۔[15]

2- قرآن پاک میں 14 مقامات ایسے ہیں کہ جب سجدہ والی آیت تلاوت کی جائے تو وہ آیت پڑھنے اور سنے والے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک ہے، البتہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ اسے سنتِ مؤکدہ قرار رہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی

دلیل زیادہ قوی ہے، کیونکہ ایسے مقامات پر سجدہ نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت ملامت کی گئی ہے لہذا اس وعید کے پیش نظر اس حکم کی تعمیل ضروری ہے۔[16]

**مسئلہ**

ہر نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے، مالی نعمت ہو تو اس کا شکر یہ ہے کہ اس مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے۔ بدنی نعمت کا شکر یہ ہے کہ جسمانی طاقت کو اللہ تعالیٰ کے واجبات ادا کرنے میں خرچ کرے۔ علم و معرفت کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ ابن کثیر نے ہر سورت کے ختم ہونے پر اور ہر سورت کے شروع میں ایک مرتبہ تکبیر کہنے کو سنت کہا ہے، ان دونوں میں کوئی بھی صورت اختیار کی جائے سنت ادا ہو جائے گی۔[17]

**معجزات انبیاء:**

معجزہ واحد ہے اس کی جمع معجزات آتی ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حیرت انگیز بات جو صرف نبی نئی ٹیم سے ہی ظاہر وتی ہے۔ فرق عادت جو کم نبی علیہ السلام سے صدر ہو وہ کام کرنا جو انسانی اقت سے باہر ہو، عاجز کر دینے والا اور کام جو سمانی طاقت سے باہر ہو۔ اللہ تعالی نے اپنے انبیائے کرام کو بے شمار معجزات عطا فرمائے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا [18]

ترجمہ "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل پہنچ چکی ہے اور تم پر کھلی روشنی بجری۔ اس آیت میں یہ بات تمام انسانوں کو مخاطب کر کے کہی جارہی ہے کہ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسا ہدایت نامہ پہنچ چکا ہے جس میں شک و شبہ اور ہچکچاہٹ کی کوئی گنجائش ہی نہیں وہ ایک کھلی ہوئی روشنی ہے جس میں اچھا برا صاف صاف الگ الگ نظر آتا ہے۔

قال إن كُنتَ جَئتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِمَا إن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (106) فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ

( 11) ونزع يده فإذا هي بيضاء للنَّاظِرِينَ (108) [19]

ترجمہ " کہا اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو اس کو لا اگر تو سچا ہے۔ تب ڈال دی انہوں نے اپنی لاٹھی تو اس وقت وہ ا ارمان کی اور کا ہاتھ تو کہنے والوں کا اور چمکدار نظر آنے کا

فرعون اپنی طاقت و قوت پر بہت بھروسہ کرتا تھا اس کی اس طاقت کے نشے کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالی نے اپنے کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات دے کر اس کے پاس بھیجا تاکہ فرعون کے دل میں اللہ تعالیٰ عظمت اور شان ظاہر ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بغل کے نیچے رکھ کر باہر نکالا تو وہ سورج کی طرح چمکنے

لگا اور اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی تھی زمین پر گرتے ہی اژدھا بن گیا فرعون پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ اسہال شروع ہو گئے۔[20] اس آیت میں یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پہنچانا ہر ایک کی ذمہ داری ہے، جس طرح نبیوں نے نہ تعال کا حکم لوگوں تک پہنچایا ہے اس ہر ایک مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو لوگوں تک پہنچائے۔ اور کالم کے سامنے حق کی بات کرنا بھی جہاد ہے۔ اور ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ مولانا اصغر علی ربانی نے اپنی تفسیر "آسان تفسیر القرآن" میں انبیاء کے معجزات کو بیان کیا ہے۔ اس آیت میں حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات کو بیان کیا گیا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی جب انبیائے کرام کے معجزات کو بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کی خوبیاں اور کمالات بیان کرتے ہیں پھر ان کے معجزات کو بیان کرتے ہیں۔

## حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات:

ورسولا إلى بني إسرائيل أني قد جئتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا وذب الله وأثرى الأئمة والأبرص وأُحْيِ الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ ا لَكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ (49) [21]

## آسان تفسیر القرآن کا اسلوب:

قرآن مجید دین اسلام کا بنیادی ماخذ ہے اور شریعت محمدی کی اساس ہے۔ قرآن مجید کو ہی یہ اعجاز حاصل ہے کہ یہ وہ واحد کام ہے جس کی مثال لانے سے جن وانس قاصر ہیں۔ ہر عہد میں مختلف تفاسیر مختلف ضروریات کے باعث لکھی جاتی رہیں ور مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کرتی ہیں آج تک بہت سے مفسرین نے قرآن مجید کی مختیم، جامع اور مفصل تفاسیر لکھیں ہیں۔ علم تفسیر وہ علمی سرمایہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب اور نظریہ میں نہیں ملتی۔ جہاں کسی اور مذہب میں علم تفسیر کا وجود نہیں وہاں مسلمانوں نے ہر صدی میں قرآن مجید کی ایک یا دو تفسیریں نہیں لکھیں گئیں بلکہ ہر براعظم میں سینکڑوں تفاسیر لکھی گئیں ہیں اور ایک رواں دواں دریا کی مانند یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آسان تفسیر القرآن" میں قرآنی احکام و مسائل کو بہترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ نہایت سادہ الفاظ میں لکھا گیا ہے۔ آسان تفسیر القرآن نہایت سادہ اور آسان لفظوں میں لکھی گئی ہے۔ قرآنی آیت کا لفظی ترجمہ، با محاورہ ترجمہ، مشکل الفاظ کی صرفی نحوی تشریح، بعض مقامات پر آیات کا شان نزول، سورتوں کا شان نزول، آیات میں اگر کوئی فقہی مسائل بیان ہوئے ہیں ان کی الگ سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ آسان تفسیر القرآن کا اسلوب سادہ انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر مفسر کا اسلوب منفرد ہوتا ہے۔ اسی طرح اس تفسیر کا اسلوب بھی سادہ لفظوں میں لکھا گیا ہے۔ اس علمی خزانہ میں اضافہ اس صدی میں لکھی جانے والی تفسیر "آسان تفسیر القرآن" (مولانا اصغر علی ربانی) کا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی کو

بچپن سے ہی پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ دینی مدارس کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے مدارس میں درس تدریس کے سلسلہ کا آغاز کیا۔ مولانا اصغر علی ربانی نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصانیف کا کام بھی شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں آپ نے کئی کتب تصنیف کیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلوب عربی کے لفظ "سلب" سے مشتق ہے۔ اسلوب واحد ہے اور اس کی اسالیب آتی ہے۔

اسلوب کو انگریزی میں "style" کہتے ہیں۔ اردو میں "طرز" یا اسلوب جیسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ اصطلاح میں اسلوب سے مراد کسی بھی شخص کے مخصوص طرز تحریر کو اسلوب کہتے ہیں۔ عام طور پر اس مراد کسی مصنف کا طرز بیان یا انداز نگارش ہے۔ اسلوب میں چونکہ لفظوں کا انتخاب، کانٹ چھانٹ اور تحریر ہوتی ہے اس لئے اسے اسٹائل بھی کہا جاتا ہے۔ اسلوب کی بنیادی طور پر دو اقسام ہوتی ہیں۔ 1۔ نثری اسلوب 2۔

## شعری اسلوب:

نثری اسلوب نثر سے ظاہر ہوتا ہے اور اس میں خیالات کے اظہار پر زور دیا جاتا ہے، ادائے خیال سے مراد یہ ہے کہ مصنف کے ذہنی تجربات کو قاری کے ذہن تیک منتقل کرنا۔ اس لئے مصنف کو وہی اسلوب اختیار کرنا پڑتا ہے جو واضح ہو۔[22] کسی ادبی شخصیت یا تخلیقی ضابطہ جس سے توضیح، قوت، تاثیر اور حسن وغیرہ کے اجزاء موجود ہوں۔ اسلوب کہلاتا ہے جس کے اظہار کے لئے وہ مناسب الفاظ کا استعمال کرتا ہے کیونکہ ہر مفسر کا الگ اسلوب ہوتا ہے جس کے اظہار کے لئے وہ مناسب الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ اسلوب میں الفاظ کی ترتیب اور انتخاب کا سلیقہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلوب سے مراد مافی الضمیر کے مخصوص اظہار کا انداز یا تعبیری سانچہ ہے جو کسی بھی محقق، مؤلف یا مصنف کی گہرائی و گہرائی اور ادراک کی عکاسی کرتا ہے۔ جس قدر کسی محقق کا مطالعہ وسیع ہو گا اسی قدر اس کا اسلوب بھی عمدہ، شاندار اور واضح ہو گا بلکہ مثل مشہور ہے۔ "Style is the man" یعنی اسلوب شخصیت ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلوب ان معانی کو بھی کہتے ہیں جن کے اظہار کے لئے الفاظ کو آپس میں ترتیب دے کر ایسی عبارت تیار کی جائے کہ سامعین کے اذہان مقصود مفہوم تک پہنچنے میں تصور نظری کی وقت کا شکار نہ ہوں۔[23]

## قرآن مجید کا اسلوب:

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کو فصاحت و بلاغت پر عبور حاصل تھا۔ اہل عرب اپنی فصاحت و بلاغت کے مقابلہ میں غیر عرب کو بھی (گونگا) خیال کرتے تھے۔ ان کے شعر او و خطباخاص طور پر ماہر فن اور قادر الکلام ہوتے تھے۔ اس کی مثال کسی قوم کی ہر کا اولی میں نہیں ملتی۔ انہیں اپنی خلافت زبان، سلامت بیان پر اتنا ناز تھا کہ

میدان فصاحت و بلاغت میں کوس لمس الملک بجائے اور عمل من فصیح حل میں شاعر کے آوازے لگاتے تھے۔ اپنی نظمیں، اپنے خطبے دیوار کعبہ پر آویزاں کر کے طلب معارضہ کرتے۔ لیکن جب قرآن پاک نازل ہوا تو اس کے اسلوب بیان کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ کیونکہ ترکیب کی برکت، کلمات کی لطاقت، مضمون کی جامعیت، فصاحت و بلاغت، فطرت عرب سے کہیں بالاتر تھی۔ باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے بار بار فصحاء، بلغاء عرب سے مطالبہ کیا کہ قرآن جیسی ایک سورت بنالاؤ مگر کسی کو مقابلہ کی جرات نہ ہوئی کہ وہ قرآن مجید کی مثل کوئی سورت، کوئی آیت بنا کر لائیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قالوا بسورة من مثلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ [24]

ترجمہ، تو اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور اللہ تعالی کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو اگر تم سچے ہو۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرن مجید خود اپنی سچائی کی دلیل ہے، اگر انکار کرنے والے اسے اللہ کا کلام نہیں سمجھتے تو اس جیسا کلام بنا کر پیش کریں۔

قل لئن اجتمعت الإنس والجن على أَنْ يَأْتُوا يمثلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرٍ [25]

ترجمہ، کہہ دیجئے کہ اگر آدمی اور جن سارے اس پر جمع ہوں کہ ایسا قرآن لائیں تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے اگرچہ وہ اس جیسا قرآن بنانے میں ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔ یہ سارے مل کر ایڑی چوٹی کا زور لگائیں، تب بھی ناممکن ہے کہ اس قرآن جیسی کوئی سورت بنا کر لائیں۔ یہ بھی اسلوب قرآن کا ادنی کرشمہ ہے کہ ایک طرف جاہل سے جاہل اس کو بے تکلف سمجھ سکتا ہے تو دوسری طرف علامہ اھر کی عقل و بلند و فہم اس کے علوی معانی و مضامین کے سامنے کوتاہ نظر اور قاصر الفہم ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کی تعمیر میں تفسیر کے دفتر لکھ ڈالو تو بھی تمام اسرار منضبط نہیں ہوسکتے اور سیدھے سادھے معنیٰ بیان کرو تو محض ترجمہ چند فوائد کے لئے سراریہ کافی دوائی ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ میں وہ جاذبیت و حلاوت ہے کہ جو معنیٰ نہیں سمجھ رہا وہ بھی محفوظ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی تقسیم کتاب کا حفظ کرلیتا عالم اور جاہل کے لئے آسان ہے"[26]

## آسان تفسیر القرآن کا اسلوب:

قرآن مجید اپنی حقانیت اور اپنی حفاظت کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے، اللہ تعالی نے قرآن مجید کی حفاظت اور اس کے بیان کی منانت رسول اللہ صلی علی ایم کو دی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ان علينا جمعة وقرآنه (17) فإذا قرأناهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (18) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ [27]

ترجمہ، بے شک اس کا آپ اصلی تعلیم کے دل میں جمع کرنا اور آپ صلی ٹیم کی زبان سے اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے، پس جب ہم اس کو پڑھیں، (یعنی: ہمارا فرشتہ) تو اس کے پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد آپ میل الی یوم پڑھیں ، پھر بے شک اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ اس کو یاد کرانا اور اس کا مطلب واضح کر دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپ صلی شیر یتم کو سنتے ہی بغیر محنت کے یاد ہو جائے گا اور اس کا مطلب بھی سمجھ میں آجائے گا۔ اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح اجمالاً اور تفصیلاً عطا کی گئی تھی۔ اس کے صحابہ کرام نے قرآن مجید کے معانی و مفہوم کے جاننے میں لگے رہتے تھے۔ صحابہ کرام کے بعد تابعین کا دور شروع ہوا پھر فن تفسیر پر مستقل کتابیں لکھیں گئیں اور تفسیر کے متعدد رجحانات پیدا ہوئے جن میں احکامی اور فقہی رجحان بھی پیدا ہوا۔ یوں تو ساری آیات انسان کی ہدایت کے لئے نازل ہوتی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر آیت نے خاص موضوع کو اپنے اندر سمینا ہوہے۔ جن میں سے بعض آیات احکام شرعیہ کی خبر دیتی ہیں، بعض آیات اقوام ماضیہ کے حالات واقعات اور ان کے خصص کو بیان کرتی ہیں۔ بعض آیات میں مثالوں کو بیان کیا گیا ہے۔ بعض آیات مختلف مسائل کی وضاحت کرتی ہیں۔

تفسیر قرآن کے مناہج واسالیب میں مختلف ادوار میں اختلاف رہا ہے، بعض مفسرین نے اپنی تفسیر کو قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک محدود رکھا ہے، بعض مفسرین اس کے ساتھ ساتھ دیگر علوم فنون سے استفادہ کرتے ہوئے فقہی لغوی، منابع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہر مفسر کا ایک خاص اسلوب ہوتا ہے جو اس کی پہچان ہوتا ہے۔ مفتی اصغر علی ربانی کا اسلوب نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ آپ نے پیچیدہ اور مشکل زبان کا استعمال نہیں کیا۔ اس تفسیر کے تمام موضوعات علمی نوعیت کے ہیں لیکن زبان و بیان کے سہل انداز کی وجہ سے عام ذہنی سطح کا قاری بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آسان تفسیر القرآن میں قرآنی احکام، احادیث نبویہ، اور فقہی احکام کو کبھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں کبھی صرف اشارہ بیان کرتے ہیں۔ مولانا اصغر علی ربانی فقہی مباحث میں دیگر آئمہ کرام کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں لیکن ترجیح امام اعظم کے قول کو دیتے ہیں، تفسیر کے ضمن میں سورتوں اور آیات کی ترتیب کا لحاظ بھی رکھتے ہیں۔ تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی نے فقہ حنفی پر دلائل پیش کئے ہیں۔ تفسیر میں آیت کے مسائل کو سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ تفسیر " آسان تفسیر القرآن " میں مولانا اصغر علی ربانی نے غیر ضروری بحث کرنے سے اجتناب کیا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی نے آسان تفسیر القرآن کے انداز اسلوب میں یہی ایک طریقہ اختیار کیا ہے۔ جس میں ہر ایک آیت کا ترجمہ و تفسیر درج ذیل طریقے سے بیان کیا جاتا ہے۔

. آیت کا عنوان

. لفظی ترجمہ

. بامحاورہ ترجمہ

. مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تشریح

. سورت کاتعارف

. سورت کاشان نزول

. سورت کاخلاصہ

## قرآنی آیات کی اقسام:

مولانا اصغر علی ربانی نے آسان تفسیر القرآن میں قرآنی آیات کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ ایک تو وہ آیتیں ہیں جن میں عام نصیحت کی باتیں، سبق آموز واقعات، عبرت کے مضامین، جنت اور دوزخ کی باتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً پچھلی قوموں کے واقعات، اس امت کے لئے نصیحت کی باتیں، دنیاکاعارضی قیام، آخرت میں ہمیشہ رہنا اور وہاں کی نعمتیں، آخرت کی فکر کی ترغیب، خوف الٰہی کو اپنے اندر پید اکرنا، اسی طرح زندگی کے سیدھے سادھے حقوق کابیان ہے۔ اس قسم کی آیتیں بلاشبہ آسان اور عام فہم ہیں جو انسان عربی زبان سے واقف ہو۔ انہیں سمجھ کر نصیحت حاصل کر سکتاہے۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ نے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے آسان کر دی ہیں

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذكر [28]

ترجمہ "اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے"۔ اس کے بر خلاف دوسری قسم کی آیتیں وہ ہیں جن میں حکم اور قانون ہیں، اصول و قواعد ہیں، عقائد اور علمی مضامین ہیں جن کا سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں جب تک اسلامی علوم میں پختگی اور بصیرت حاصل نہ ہو۔

## روزے کے متعلق احکام ومسائل:

روزوں کے متعلق احکام و مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا اصغر علی ربانی اپنی تفسیر "آسان تفسیر القرآن" میں بیان کرتے ہیں۔ وعلى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ [29]

اس آیت کی تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی اس طرح کی ہے کہ جب رمضان المبارک کے متعلق روزہ رکھنے کا حکم آیاتو جولوگ روزہ رکھنے کے عادی نہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو تدریجاعادی بنایا۔ پہلے یہ حکم آیا کہ تم روزہ رکھو یہ حکم شروع اسلام میں تھاجب لوگوں کو روزے کاعادی بنایامقصود تھا اس کے بعد جو آیت آنے والی ہے یعنی:

فمن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ [30]

یہ حکم لوگوں کے جو کے حق میں منسوخ ہو گیا، صرف ایسے لوگوں کے حق میں اب بھی یہ حکم ہے باقی رہ گیا ہے جو بہت بوڑھے ہوں یا ایسے بیمار ہوں کہ اب صحت کی امید نہیں رہی، جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں حدیث رسول منی ای ایم کو بیان کیا ہے کہ " صحیح بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمزی، طبرانی، "وغیرہ تمام آئمہ حدیث نے حضرت اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت " وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُول "نازل ہوئی تو ہمیں اختیار دے دیا گیا تھا کہ جس کا جی چاہے روزے رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے اور اس کا فدیہ ادا کر دے پھر دوسری آیت "مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشهر نہ منزل ہوئی تو یہ اختیار ختم ہو کر صرف طاقت والوں پر روزہ رکھنا لازم ہو گیا۔

## حج کے متعلق احکام و مسائل:

وللہ على النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا [31]

ترجمہ، اور اللہ تعالی کے لئے اس کے گھر کا حج کرنا لوگوں میں اس شخص پر فرض ہے جو راستے کی طاقت رکھتا ہے، اور جو نہ مانے تو پھر اللہ تعالیٰ جہان کے لوگوں کی پرواہ نہیں رکھتا۔ حج کی فرضیت کی اہمیت بتاتے ہوئے مولانا اصغر علی ربانی نے خانہ کعبہ کی ہری کو بھی بیان کیا ہے حضور صلی الھیم نے اپنے عمل کے ساتھ اس کی وضاحت فرمائی ہے لیکن حج ہر کسی پر فرض نہیں سوائے اس کے جس کو اللہ تعالی نے اس کی قدرت عطا فرمائی ہو۔ حضور سے سوال کیا گیا استطاعت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سواری اور سفر خرچ، جس کے پاس اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے اتنا مال موجود ہو جو اس سفر کے عرصہ کے لئے کافی ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ جس نے استطاعت کے باوجود حج نہیں کیا تو وہ نہایت ناشکرا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسے ناشکرے کی کوئی پرواہ نہیں۔ حج کے فضائل کے بعد مولانا اصغر علی ربانی حج کے مسائل بیان کرتے ہیں کہ احرام کی حالت میں صابن استعمال نہیں کرتا رہاوں میں تیل نہیں لگانا، کنگھی نہیں کرنا، ناخن نہیں کٹوانا وغیرہ۔

## آسان تفسیر القرآن کا منفرد انداز:

آسان تفسیر القرآن میں مقدمہ اور فہارس میں آیات کے موضوعات کو بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ تفسیر دوسری تفاسیر سے منفرد نظر آتی ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی آیات کے موضوع درج ذیل ہے:

### اللہ تعالی کی تعریف:

آیت نمبر 1 - الحمد للہ رب العالمین -

**اللہ تعالیٰ کی تعریف**

آیت نمبر 203 الرحمن الرحیم (3) مالکِ یَوۡمِ الدّین-

**صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت:**

آیت نمبر 4 اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

**انعام یافتہ لوگوں کا راستہ:**

آیت نمبر 5،6،7 اهدنا الصراط الْمُسْتَقِيمَ ، صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ – [32]

مولانا اصغر علی ربانی نے تفسیر "آسان تفسیر القرآن" کی تمام سورتوں کی آیات میں بھی اسی اسلوب کو اختیار کیا ہے۔

## علمی اسلوب:

مولانا اصغر علی ربانی کا اسلوب سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ علمی بھی ہے۔ عام قاری کے لئے آپ نے سادہ دلائل پیش کیے ہیں۔ اور اہل علم کے لئے کتب فقہ سے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ آسان تفسیر القرآن کے منہج واسلوب کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مفتی اصغر علی ربانی ایک مفسر اور فقیہ بھی تھے۔ اردو تفاسیر کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنے والے ہر ایک مفسر قرآن اور عالم دین نے اپنے علمی حالات، عصری تقاضوں کی فکری ضروریات کے تحت پورے اخلاص کے ساتھ تفسیر کو لکھا ہے۔

مولانا اصغر علی ربانی کا انداز تحریر بہت سادہ ہے۔ پہلے قرآن سے رہنمائی لیتے ہیں، پھر احادیث کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کے بعد اقوال صحابہ کرام اور اقوال آئمہ کرام کو بیان کرتے ہیں۔

**حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کا اسلوب:**

مولانا اصغر علی ربانی نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کا بھی اسلوب بیان کیا ہے۔ سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلے قرآن مجید کی آیت کا ذکر کیا پھر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔

ويُؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ [33]

ترجمہ، اور ان کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اپنے اوپر فاقہ ہو اور جو اپنے جی کے لالچ سے بچالیا گیا پس وہ لوگ ہیں مراد والے، اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا اصغر علی ربانی لکھتے ہیں کہ انصار مہاجرین کو اپنی جان سے

زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور خود بھوکے رہ کر انہیں کھانا کھلاتے ہیں۔ اس تفسیر میں مولانا اصغر علی ربانی پہلے قرآن کی آیت کا ترجمہ کرتے ہیں بعض میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کر رہے ہیں کہ کسی انصاری کے گھر مہمان آگیا کھانا صرف ایک آدمی کا تھا۔ وہ کھانا مہمان کو پیش کیا گیا خود بھوکے رہے اور پھر صبح حضور ملی پی ایم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی می نم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو تمہاری رات والی مہمان نوازی بڑی پسند آئی ہے۔ پھر آپ صلی ٹیم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔[34]

## ادبی اسلوب:

مولانا اصغر علی ربانی کی تفسیر میں ایک ادبی اسلوب کا رنگ نظر آتا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی نے پوری تفسیر میں ادب واحترام کا دامن نہیں چھوڑا جیسا کہ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِي وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ اعمالكم وانتم لا تَشْعُرُونَ[35]

اس آیت میں ایمان والوں کو بار گاور سالت کے آداب سیکھائے جارہے ہیں کہ اے ایمان والو جب آپ مالی ٹیم کی مجلس میں حاضر ہوں تو اونچی آواز سے بات نہ کریں اور آپ صلی الہام کی موجودگی میں آواز کا بلند کرنا بے باکی اور بے پرواہی ہے اور بلند آواز سے بات کرنا جیسے آپس میں کرتے ہو یہ ایک قسم کی گستاخی ہے، جب پیغمبر لیا ایلیم سے بات کرو تو نرم اور دھیمیں آواز سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا اونچا بولنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہو، اور اگر ایسا ہوا تو تم کہیں کے نہ رہو گے اور تمہارے سارے عمل ضائع ہو جائیں گے۔

## تاریخی اسلوب:

مولانا اصغر علی ربانی نے آسان تفسیر القرآن میں تاریخی اسلوب کو بھی اختیار کیا ہے۔ سابقہ انبیائے کرام اور ان کی اقوام کا ذکر کیا ہے۔

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ[36]

اس سورت کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا اصغر علی ربانی لکھتے ہیں کہ " اس سورت میں گزرے ہوئے پیغمبروں اور ان کی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان واقعات سے انسان جان سکتا ہے کہ پہلی امتوں نے کون کون سے گناہ کئے اور پھر انہیں کس قدر ذلت ناک سزا سے دوچار ہونا پڑا اور پھر جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لے آئے ان کو اللہ تعالی نے کس قدر حجات دی، ان واقعات سے انسان جان سکتا ہے کہ جو شخص حق پر قائم رہتا ہے وہ بالآخر کامیاب ہوتا ہے اور اس سے اسے تسلی حاصل ہوتی ہے اور نافرمان لوگوں کے عذاب کے متعلق جان

کر عبرت حاصل ہوتی ہے کہ جو شخص بھی حق کا انکار کرے گا، اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی مخالفت کرے گا، وہ ضرور ناکام ہو گا"۔ [37] ان تاریخی باتوں کو کچھ مقامات پر تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور کچھ مقامات پر اشارہ بیان کر دیا گیا ہے۔ الم نشرح لك صدرك [38]

اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کیا ہم نے آپ مالی ٹیم کا سینہ کھول نہیں دیا؟ " مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ سینے کا کھولنا دو طریقوں پر ہے ایک ظاہری شرح صدر ہے، جس کا ذکر تفصیل کے حدیث میں ملتا ہے مگر اس سورت میں کے شروع میں جس بینہ کے کھولنے کا ذکر آیا ہے وہ ظاہری نہیں بلکہ باطنی طور پر سینے کا کھول دیتا ہے۔ ظاہری شرح صدر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چار مرتبہ کھولا گیا۔

**اول:** جب آپ ملی ٹیم کی عمر مبارک 4 سال تھی۔

**دوم:** جب آپ صلی ٹیم کی عمر مبارک 10 سال تھی۔

**سوئم:** جب آپ مالی پی ایم کی عمر مبارک 40 سال تھی۔

**چہارم:** جب آپ می بینیم کی عمر مبارک تقریباً 51 سال تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ سی ٹی ایم کا سینہ مبارک کشادہ فرما دیا اور آپ کی ٹیم کو بتلا دیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ کھول دیا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سے بہت بڑا کام لینا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ جتنا بڑا کام کسی نے انجام دینا ہو اس کے مطابق اس کا حوصلہ بھی بلند ہونا چاہیے۔ [39] اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر، حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر اصحاب کہف کا ذکر، حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا ذکر، پہلے انبیائے کرام اور ان کی قوموں اور ان کے حالات زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔

## خلاصہ:

مولانا اصغر علی ربانی دار العلوم کراچی کے مستند فقیہ اور عالم دین ہیں۔ آپ نے دار العلوم قاسم العلوم ملتان، خیر المدارس سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ مختلف جامعات میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے دار العلوم کراچی میں تشریف لائے اور آخری دم تک دین کی خدمت کی۔ مولانا اصغر علی ربانی نے درس و تدریس کے ساتھ تصنیفی کام بھی کیا۔ آپ نے حدیث، تفسیر اور فقہ پر کتب تصنیف کیں۔ تفسیر کے تمام مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ تفسیر کا منہج واسلوب سادہ اور آسان ہے۔ سب سے پہلے آیت کا عنوان، لفظی ترجمہ، با محاورہ ترجمہ، تفسیر میں مشکل الفاظ کی تشریح کو سادہ اور آسان لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ فقہی احکام کو سادھے انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ تفسیر میں دیگر تفاسیر اور احادیث سے استفادہ کیا ہے۔ تفسیر میں مشکل الفاظ کو صرفی

نحوی تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی کی علمی و دینی خدمات قابل صد تحسین ہیں مولانا اصغر علی ربانی نے کئی کتب تصنیف کی ہیں۔ لیکن زیادہ شہرت آسان تفسیر القرن اور جامع ترمذی والمذھب الحنفی کو حاصل ہوئی ہے۔ ان کتب پر دیگر علماء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مولانا اصغر علی ربانی کی دیگر کتب بھی قابل تعریف ہیں۔ مولانا اصغر علی ربانی کا منہج واسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ مولانا نے سب سے پہلے آیت کا عنوان، آیت کا لفظی اور با محاورہ ترجمہ لکھنے کے بعد اس کی تفسیر سورت کا تعارف، شان نزول اور خلاصہ بہت ہی آسان لفظوں بیان کیا گیا ہے۔ تفسیر میں بنیادی وثانوی مصادر سے مدد کی گئی ہے۔

## نتائج:

1- آسان تفسیر القرآن ایک ایسی تفسیر ہے جو سلف صالحین کے اصولوں کے مطابق ہے اور دور جدید کے عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کی دینی، علمی، فکری ضرورتوں کو ایک حدتک پورا کرنے والی ہے

2- آسان تفسیر القرآن عوام الناس کے لئے لکھی گئی ہے جس میں الفاظ کا چناؤ انتہائی آسان اور عام فہم ہے۔

3- آسمان تفسیر القرآن میں تمام مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے تاکہ مسائل کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

4- آسان تفسیر القرآن کا منہج واسلوب نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔

5 مولانا اصغر علی ربانی سب سے پہلے آیت کا عنوان لکھتے ہیں۔ آیت کا عنوان لکھنے کے بعد آیت لکھتے ہیں، پھر آیت لکھنے کے بعد اس کے بعد آیت کا لفظی اور با محاورہ ترجمہ لکھتے ہیں۔ آسان ترجمہ لکھنے کے بعد اس آیت میں مشکل الفاظ کی صرفی محوی تشریح کرتے ہیں۔ آخر میں اس آیت میں بیان کردہ مسائل کو بیان کرتے ہیں۔

6- آسان تفسیر القرآن میں بنیادی اور ثانوی مصادر سے مدد لی گئی ہے۔

7- آسان تفسیر القرآن میں آیت کا شان نزول سورت کا تعارف، سورت کا خلاصہ اور سورت کے مضامین کو احسن انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

8- مولانا اصغر علی ربانی نے علمی، فقہی اور ادبی اسلوب کو اختیار کیا ہے۔

9- آسان تفسیر القرآن میں آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ، آیت کی تفسیر حدیث کے ساتھ، آیت کی تفسیر اقوال صحابہ سے کی گئی ہے۔

10- آسان تفسیر القرآن میں انبیائے کرام کے فضائل، معجزات، سیرت، انداز تبلیغ کو بیان کیا گیا ہے۔

11- آسان تفسیر القرآن میں دینی، فقہی، معاشرتی مسائل کو سادہ اور سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

12- آسان تفسیر القرآن دور جدید کے عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کی دینی، علمی اور فکری ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے

14- آسان تفسیر القرآن کو پڑھنا اور سمجھنا نہایت آسان ہے۔

## حواشی

[1] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القران (کراچی: مکتبہ ربانیہ، 2018ء) 1/39۔

[2] القرآن، 5:48۔

[3] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن، 3/171۔

[4] القرآن، 52:22۔

[5] القرآن، 101:6۔

[6] القرآن، 6:112۔

[7] القرآن، 65:7۔

[8] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن، 9/578۔

[9] پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر ضیاء القرآن (لاہور، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)، 5/285۔

[10] عماد الدین ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (لاہور، حذیفہ اکیڈمی)، 5/262۔

[11] القرآن، 6:153۔

[12] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن، 1/516۔

[13] القرآن، 32/15۔

[14] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن، 1/516۔

[15] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن 7/556۔

[16] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن 10/262۔

[17] اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن، 10/346۔

[18] القرآن، 4:174۔

[19] القرآن، 7:106۔

[21] القرآن 3:48

[22] "اسلوب اور اس کی اقسام ڈاکٹر محمد ناظم" (jahan-e-urdu.com) اسلوب اور اس کے اقسام: ڈاکٹر محمد ناظم علی - جہان اردہ
Accessed December222022

[23] 10 ڈاکٹر افتخار احمد خان، اصول تحقیق (فیصل آباد: شمع بکس س ن)

[24] القرآن، 2:23۔

[25]القرآن،88:17۔

[26]سید محمد احمد قادری، تفسیر الحسنات(لاہور:ضیاء القرآن،س-ن)،1/14۔

[27]القرآن،17:75۔

[28]القرآن،40:54،

[29]القرآن،184:2۔

[30]القرآن،185:2۔

[31]القرآن،97:3۔

[32]القرآن،7:1۔

[33]القرآن،9:59۔

[34]اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن9/482۔

[35]القرآن،02:49۔

[36]القرآن،120:11۔

[37]اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن،5/324۔

[38]القرآن،01:94۔

[39]اصغر علی ربانی، آسان تفسیر القرآن،10/349۔